روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 28 مارچ 2016ء 18 جمادی الثانی 1437 ہجری 28 امان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 72

دس ہزار قدوسیوں کا سردار

تورات میں پیشگوئی ہے۔

خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کیلئے تھی۔ (استثناء باب 33 آیت 2:)

سینا سے حضرت موسیٰ، شعیر سے حضرت عیسیٰ اور فاران سے رسول کریم ﷺ کا ظہور مراد ہے۔

اخلاق عالیہ صحابہؓ کرام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ عرب دستور کے مطابق ہوش سنبھالتے ہی تجارتی مشاغل میں مصروف ہوئے۔ جوانی میں دور دراز کے تجارتی سفروں کے مواقع میسر آئے اپنے تجارتی سفروں کے دوران شام کے شہر بصرہ میں ایک راہب سے ان کی ملاقات ہوئی اس نے پوچھا کہ کیا ''احمد'' ظاہر ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کون احمد؟ اس نے کہا ابن عبداللہ بن عبدالمطلب۔ ''اس نے اسی مہینہ میں ظاہر ہونا تھا اور وہ آخری نبی ہے اور اس نے حرم سے ظاہر ہو کر کھجوروں والی جگہ کی طرف ہجرت کرنی ہے۔ پس تم اس سے محروم نہ رہنا۔'' حضرت طلحہؓ کہتے ہیں اسی وقت سے یہ بات میرے دل میں گڑ گئی۔ واپس مکہ آیا تو رسول کریم کی بعثت کا علم ہوا۔ صدیق اکبرؓ کی صحبت اور دوستی کے ذریعہ سے ایک روز رسول کریم ﷺ کی خدمت میں باریابی کا موقع ملا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں آپؓ نے اسلام قبول کرلیا۔

(اصابہ جز 3ص 290، اصابہ جز 8 ص 125، استیعاب جلد 2 ص 320)

حضرت طلحہؓ کو آغاز اسلام میں ابتدائی آٹھ ایمان لانے والوں میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ قبولِ اسلام کے بعد آپ بھی دیگر مسلمانوں کی طرح کفار کے مظالم کا تختۂ مشق ستم بنتے رہے۔ آپ کا بھائی عثمان آپ کو اور آپ کو مسلمان کرنے والے ساتھی حضرت ابوبکرؓ کو ایک ہی رسی میں باندھ کر مارا کرتا مگر یہ ظلم واستبداد استقامت کے ان شہزادوں میں کوئی لغزش پیدا نہ کرسکا۔ (اسد الغابہ جلد 3 ص 59)

مکہ میں قیام کے دوران رسول کریم ﷺ نے حضرت طلحہؓ کو حضرت زبیرؓ کا بھائی بنا کر روحانی اخوت کا نیا رشتہ عطا کیا۔ ذریعہ معاش تجارت تھا۔ ہجرت مدینہ کے وقت آپ ملک شام اپنے تجارتی قافلے کے ساتھ گئے ہوئے تھے۔ واپسی پر رسول کریم ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ سے ملاقات ہوئی اور حضرت طلحہؓ کو ان کی خدمت میں کچھ شامی لباسوں کا تحفہ پیش کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ آپ نے اہل مدینہ کے یہ احوال بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کئے کہ وہ کس طرح بے چینی سے سراپا انتظار ہیں۔ خود حضرت طلحہؓ نے مکہ پہنچ کر تجارتی امور سمیٹے اور پروگرام کے مطابق حضرت ابوبکرؓ کے اہل وعیال کو لے کر مدینہ روانہ ہوئے۔ مدینہ پہنچ کر آپ حضرت اسعدؓ بن زرارہ کے مہمان ٹھہرے اور رسول کریمؐ نے حضرت ابیؓ بن کعب انصاری کے ساتھ آپ کا بھائی چارہ کروایا۔ (ابن سعد جلد3ص 216)

ہجرت کے دوسرے سال سے غزوات کا سلسلہ شروع ہوا تو غزوہ بدر میں حضرت طلحہؓ شامل نہ ہوسکے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو مدینہ میں شام کی طرف قافلہ قریش کی اطلاعات لینے کے لئے بھجوایا تھا۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف آپ کو بدر کے مال غنیمت سے حصہ عطا فرمایا بلکہ یہ ارشاد فرمایا کہ آپ جہاد کے ثواب سے بھی محروم نہیں ہیں۔ کیونکہ آپ خدا کی خاطر جہاد کی نیت اور ارادہ رکھتے تھے۔ (اسد الغابہ جلد 3 ص 59)

خطبہ جمعہ حضور انور کے وقت میں تبدیلی

❁ برطانیہ میں اوقات کی تبدیلی کی وجہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ یکم اپریل 2016ء سے پاکستانی وقت کے مطابق شام 5 بجے نشر ہوا کرے گا۔ احباب نوٹ فرمالیں اور اس روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوں۔

عشرہ تعلیم

❁ خدا کے فضل سے نظارت تعلیم فروغ تعلیم کے سلسلہ میں دن رات کوشاں ہے۔ دوسرا تعلیمی عشرہ یکم تا 10۔ اپریل 2016ء کو منایا جارہا ہے۔ اس عشرے میں تمام سیکرٹری تعلیم جماعت کوشش کریں کہ درج ذیل امور کی طرف توجہ رہے۔

☆ تمام طلبہ/ طالبات کے کوائف اکٹھے کئے جائیں با قاعدہ رجسٹر تیار کیا جائے۔

☆ ڈراپ آوٹ طلباء/ طالبات سے خصوصی طور پر ملا جائے ایسے طلبہ جنہوں نے گزشتہ 3 سالوں میں بارھویں کلاس سے پہلے تعلیم ترک کی ہوئی ہے انہیں دوبارہ تعلیم جاری کرنے کے لئے کہا جائے۔ حضور انور نے فرمایا: ''ہر احمدی بچہ کم از کم ایف اے ضرور پاس کرے۔''

☆ سیمینارز، کوچنگ کلاسز اور کونسلنگ کی جائے۔

☆ سکول میں اول، دوئم، سوئم آنے والوں کو انعامات دینے کی تقریبات کی جائیں۔

☆ لائبریریوں کا قیام عمل میں لایا جائے جن میں درسی کتب رکھی جائیں۔

☆ حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خطوط خصوصی طور پر لکھوائے جائیں۔

باقی صفحہ 7 پر

❁ پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے ❁

مکرم منور علی شاہد صاحب

محترم چوہدری محمد علی صاحب مضطرؔ کی یاد میں محفل مشاعرہ

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (TICOSA) جرمن چیپٹر کے زیر اہتمام بیت السبوح فرینکفرٹ میں ایک مشاعرہ یکم نومبر 2015ء کو منعقد ہوا۔ محفل مشاعرہ کی یہ تقریب پاکستان کے نامور شاعر پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب مضطرؔ کی یاد میں منعقد کی گئی تھی آپ 14 ؍اگست 2015ء کو 98 برس کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ چیپٹر کے صدر جناب مبارک احمد صدیقی صاحب اس شعری نشست کے صدر مجلس تھے اور خصوصی طور پر اس تقریب کے لئے سابقہ طلباء کے ساتھ جرمنی تشریف لائے تھے جبکہ برطانیہ سے سر کا خطاب حاصل کرنے والے سر افتخار احمد ایاز صاحب مہمان خصوصی تھے۔ حسب پروگرام تقریب کی پہلی نشست شعر و سخن کیلئے مختص تھی۔ اس تقریب میں نہ صرف کالج کے سابقہ طالب علموں بلکہ کثیر تعداد میں ان پاکستانیوں نے شرکت کی جو ادب، شعر و سخن کا ذوق رکھتے تھے اور چوہدری محمد علی صاحب مرحوم سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔

تقریب کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا، اس کے بعد پاکستان کے ہی ایک نامور شاعر و صحافی جناب ثاقب زیروی صاحب کا کلام عبدالباسط طارق صاحب نے پڑھا۔ جرمنی چیپٹر کے صدر پروفیسر چوہدری حمید احمد صاحب نے اپنے استقبالیہ اظہار خیال میں تعلیم الاسلام کالج کی تاریخ بیان کی اور شاملین تقریب خصوصاً برطانیہ سے تشریف لانے والے معزز مہمانان کو خوش آمدید کہا اور ان کا شکریہ ادا کیا۔

محترم عرفان احمد خاں صاحب جو کہ جرمنی کے ادبی اور صحافتی حلقوں کی ایک فعال اور متحرک شخصیت ہیں نے اس باوقار تقریب کی نظامت کے فرائض سر انجام دیئے انہوں نے پاکستان سے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ محفل مشاعرہ کے باقاعدہ آغاز سے قبل برطانیہ سے تشریف لائی ہوئی ایک محترم شخصیت جناب بشیر احمد رفیق صاحب نے اپنے مختصر خیالات میں چند ادبی چٹکلوں سے شرکاء کو محظوظ کیا۔ محفل مشاعرہ میں پڑھے گئے شعراء کرام اور صدر مجلس مشاعرہ کے چند اشعار قارئین کی نذر ہیں۔

☆محترم راجہ محمد یوسف خاں صاحب

مضطرب، بے کل، سراپا جستجو، بکھرا ہوا
ڈھونڈتا پھرتا ہوں تجھ کو کوبکو بکھرا ہوا
روز اک امید کی تازہ کرن کے شوق میں
پیش ہوتا ہوں کسی کے رو برو بکھرا ہوا
گردش ایام میں الجھا ہوا ہوں اس قدر
دیکھتا ہوں دور سے جام و سبو بکھرا ہوا

☆محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب

وہ آئے گا میرے کوچہ میں اک دن
میں اپنے در پہ اس کا نام لکھوں
وہ چاہے دور ہو کتنا ہی مجھ سے
میں اس کو پھر بھی اپنے پاس رکھوں
سحر آنکھیں ہیں اس کا چاند چہرہ
میں کیسے اس کے خدوخال لکھوں

☆محترم محمد شریف خالد صاحب

آنکھوں سے میں نے دیکھا جلتی حویلیوں کو
اور دشمنوں کا اس پر پھر اور مسکرانا
ہم نے سنی ہیں خود بھی بلبل کی وہ صدائیں
...... یہ میرا آشیانہ یہ میرا آشیانہ......
کچھ آندھیوں سے سیکھا، اپنے کو باندھ لینا
کچھ علم نے سکھائے طوفاں پہ پل بنانا
کچھ دیں سے ہم نے سیکھیں صبر و وفا کی باتیں
ہجرت سے ہم نے سیکھا، یثرب سے فیض پانا

☆محترم حمید اللہ ظفر صاحب

یہ سونے کو کندن بنانے کی خاطر
مصائب بھی جاری ہے آرام جاری
ہمارے غموں کا مداوا یہی ہے
محبت اخوت ہے اکرام جاری

☆محترم عرفان احمد خاں صاحب

عمر بھر اشک کی آواز پہ چلنے والے
فکر مت کر کہ یہ سورج نہیں ڈھلنے والے
اپنی تصویر کا انجام بھی سوچا ہوتا
اے میرے شہر کی تصویر بدلنے والے

☆محترم مبارک صدیقی صاحب

دس بیس میں مل جاتی ہے بازار میں خوشبو
بہتر ہے مگر آئے جو کردار سے خوشبو

مانا کہ وہ بھی آج تک مانا تو ہے نہیں
ہم نے بھی اس کے شہر سے جانا تو ہے نہیں
رکھی ہے کوئے یار کی مٹی سنبھال کے
اس سے بڑا زمیں پر خزانہ تو ہے نہیں

اس تقریب کے مہمان خصوصی جناب سر افتخار احمد ایاز صاحب نے موقع کی مناسبت سے محترم چوہدری محمد علی صاحب کا ایک کلام ترنم سے پڑھ کر سنایا اور چوہدری صاحب کی یاد کو زندہ کیا اس کلام کے چند اشعار پیش ہیں۔

آنسو ہی نہیں مریض دل کو
ہر زہر ابال کر دیا ہے
چپکے سے چلا گیا بچھڑ کر
مضطرؔ نے کمال کر دیا ہے

☆..................☆..................☆

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

17

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

البانیہ میں احمدیہ مشن کا آغاز۔ 1936ء

البانیہ براعظم یورپ کا وہ آزاد ملک ہے جہاں کے اکثر باشندے اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کو ماننے والے اور دین حقہ پر قائم ہیں۔

البانیہ میں احمدیت کا پیغام اور نام دراصل سیدنا حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ہی اخبارات اور رسائل کے ذریعہ پہنچ چکا تھا۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو جولائی 1941ء صفحہ 49)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس ریاست میں اشاعت احمدیت کے لئے محترم مولانا محمد الدین صاحب فاضل کو مقرر فرمایا۔ آپ 19۔ اپریل 1936ء کو قادیان سے روانہ ہوئے۔ آپ مختلف ممالک سے ہوتے ہوئے دو ماہ کے لمبے سفر کے بعد البانیہ کے دارالسلطنت تیرانا پہنچے۔ یہاں آپ کو تین ماہ قیام کا موقعہ ملا، آپ نے پوری تندہی کے ساتھ اپنے کام کا آغاز کیا۔ آپ کی کوششوں سے ایک البانوی زمیندار خاندان حلقہ بگوش احمدیت ہو گیا۔ اس خاندان کا بڑا لڑکا جعفر صادق کیپٹن پولیس تھا اور اس سے چھوٹا عثمان فوج میں لیفٹیننٹ تھا۔ اس طرح البانیہ میں احمدیت کی داغ بیل پڑ گئی۔

آپ کی یہ کامیابی وہاں مخالفین کو ایک آنکھ نہ بھائی اور انہوں نے آپ کی دشمنی میں آسمان و زمین ایک کر دی۔ جس کی وجہ سے آپ کے لئے شدید مشکلات پیدا ہو گئیں اور اشاعت احمدیت میں رکاوٹ پیدا ہو گئی اور حکومت بھی سرراہ ہونے لگی۔ اس سلسلہ میں مولوی صاحب کی تلاشی بھی لی گئی اور ان کے پاسپورٹ پر Ahmadia Movement کے الفاظ دیکھ کر انہیں وہاں سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

البانیہ اور اس کا ماحول

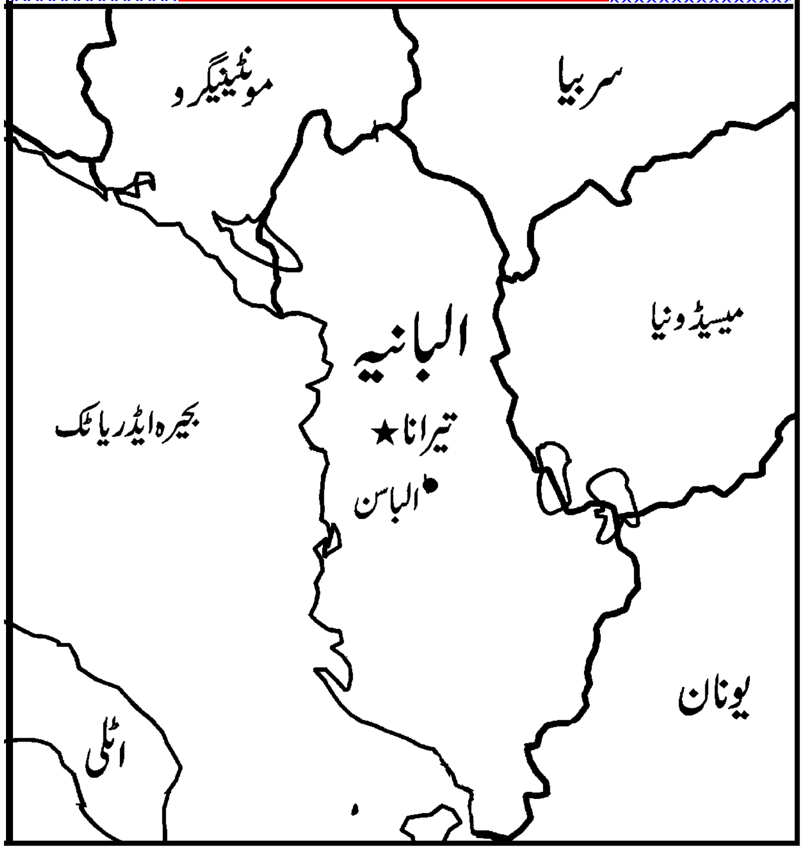

مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

قادیان کے بزرگ۔ ذاتی مشاہدات

حضرت میر قاسم علی، مولوی شیر علی، فضل محمد، میر محمد اسماعیل صاحبان

قادیان کے بزرگوں کے بارے میں برادرم مکرم مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ کی تشویق پر جو مضمون لکھنا شروع کیا تھا وہ نامکمل حالت میں الفضل کو بھیج دیا۔ وہ مضمون چھپا تو یاد آیا کہ اس مضمون میں صرف ہمارے گھر کے بزرگوں کا ذکر آیا ہے۔ اب اس کی تلافی کے لئے کچھ لکھنے کو بیٹھا ہوں۔

ہمارے پڑوس میں حضرت میر قاسم علی صاحب تھے۔ بڑے کلے ٹھلے کے آدمی تھے۔ ان کے گھر سے باہر ایک تختی پر الفاروق لکھا ہوا تھا۔ اس زمانہ میں اتنی تو سمجھ نہیں تھی کہ یہ کوئی علمی رسالہ ہوگا ہم یہی سمجھتے رہے کہ ان کے کسی عزیز کا یا بیٹے کا نام ہو گا۔ میر صاحب کا کمال یہ تھا کہ سلسلہ کے مخالف اخبارات میں جو مضامین یا نظمیں چھپتی تھیں ان کا برجستہ جواب دیتے اور چھاپتے تھے۔ مدتوں بعد اپنے روشن تنویر صاحب نے بتایا کہ میر صاحب کی نظموں میں ایسی برجستگی ہوتی تھی کہ زمیندار جیسے اخبار کے ایڈیٹر بھی ان کے منہ آتے ڈرتے تھے۔

ہمیں صرف میر صاحب کا دیکھنا یاد ہے کیونکہ ان کا مکان ہمارے سکول کے عین سامنے تھا بلکہ ہماری کلاس عین ان کے گھر کے سامنے لگتی تھی۔ ان کی شخصیت کا رعب داب اتنا تھا کہ کبھی ان سے سلام کرنے کا بھی حوصلہ نہ ہوا۔ البتہ ان کی بزرگی کا احترام ہمارے بزرگ بھی کرتے تھے اور ہمارے اساتذہ بھی۔ بس اتنا ہی اپنا مشاہدہ ہے باقی جو کچھ ہے وہ سنا سنایا ہے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کا ذکر گھر میں اکثر ہوتا اور وہ بھی اس حوالہ سے کہ ہمارے ابا کے بچپن میں قادیان میں بڑے زور کی آندھی آئی تھی۔ ہمارے ابا بچپن میں دبلے پتلے اور کمزور تھے اتنے دبلے پتلے کہ آندھی انہیں اڑا لے گئی آندھی کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب کے صحن کے تن آور درخت کے ساتھ لپٹے ہوئے پائے گئے اس زمانہ میں درمیان میں اور کوئی عمارت نہ ہو گی۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کے صحن میں تو ہم بھی کھیلے ہیں۔ ہرا بھرا صحن تھا ایک دو بھینسیں موجود رہتی تھیں۔ ہم نے تو نہیں دیکھا مگر بزرگوں سے یہی سنا کہ مولوی صاحب اپنی بھینسوں کی دیکھ بھال خود کرتے تھے اور ان کا دودھ خود دوہتے تھے۔ یہ واقعہ تو ہماری تاریخ میں مذکور ہے کہ ایک بار کسی انگریز نے ایک دیہاتی کے ہاتھوں میں انگریزی کی ضخیم لغت دیکھ کر پوچھا تھا کہ بھلا آپ یہ کتاب کیوں اٹھائے پھرتے ہیں؟ وہ دیہاتی حضرت مولوی صاحب تھے ایف سی کالج کے گریجوایٹ اور قرآن حکیم کا انگریزی ترجمہ کرنے والے۔ دیکھنے میں حضرت مولوی صاحب کی شخصیت بہت ہی سادہ تھی سر پر صافہ باندھتے تھے اور اونچی شلوار پہنتے تھے۔ تیز مگر باوقار چال تھی یہ نہیں لگتا تھا کہ جلدی میں ہیں راہ چلتے ہر ایک کو سلام کہنا ان کا طریق تھا اور سلام میں پہل کرنا بھی ان پر ختم تھا۔ ہم نے کئی بار اپنے دوست سعید رحمانی سے مل کر یہ کوشش کی کہ گلی کی نکڑ پر چھپ کر کھڑے ہو جاتے کہ مولوی صاحب موڑ مڑیں گے تو ہم پہلے سلام کہہ دیں گے مگر مولوی صاحب ہمیشہ پہل کر جاتے۔ ایک بار ہم نے پوچھ ہی لیا کہ ہم تو چھپ کر کھڑے تھے آپ کو کیسے پتہ چلا کہ ہم چھپے ہوئے ہیں۔ مسکرائے فرمایا بیٹا میں گلی کا موڑ مڑنے سے پہلے سلام کہہ دیتا ہوں کوئی جواب دینے والا نہ ہو تو فرشتے تو جواب دیتے ہیں نا! بچوں پر شفقت بھی بہت فرماتے تھے ہماری اس حرکت پر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا کہ ہم سلام میں پہل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ بچوں سے ملنا ہوتا تو ان کے باپ دادا کا نام پوچھتے اور ان کو سلام بھجواتے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قادیان سے عدم موجودگی میں قادیان کے امیر بھی مقرر ہوتے تھے۔ امارت کی وجہ سے ان کی مصروفیت تو بہت بڑھ جاتی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ فروتنی بھی بڑھ جاتی تھی۔ ایسی ہی فروتنی ہم نے بعد کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں دیکھی وہ بھی امیر مقامی ہوتے تو ان کی عاجزی انکساری دیکھنے والی ہوتی تھی۔ کیسے اللہ والے لوگ تھے!

ہمارے مکان کے بالکل سامنے بابا جی فضل محمد ہرسیاں والے رہتے تھے۔ بزرگ اور بوڑھے تھے ان کے بیٹوں کی سوڈا واٹر فیکٹری تھی۔ کاروبار تو کب کا چھوڑ چکے ہوں گے مگر دکان میں یا دکان کے سامنے ضرور بیٹھتے اور محلے کے بچوں کو کھیلتا ہوا دیکھتے رہتے۔ ہونٹ ہلتے رہتے ذکر الٰہی کرتے ہوں گے ہم نے انہیں کسی کو جھڑکتے گھورتے نہیں دیکھا۔ جب بھی ہم ان کے گھر جاتے تعظیماً انہیں سلام کہتے اور دعائیں لیتے۔ مولوی عبدالغفور صاحب کے بچوں میں ہدایت ہمارا ہم عمر تھا بھائی بشارت بڑے تھے مگر ہمارے ساتھ کھیلتے تھے۔ چچا عبداللہ اپنے کاموں میں مصروف رہتے مگر سکول کی چھٹی ہوتی تو جیسے ہر ایک بچے کو گھر بھیجنا ان کے فرائض میں شامل تھا جو بچہ بھی انہیں سکول کے بعد نظر آ جاتا پہلے اسے گھر جانے کا کہتے۔ بابا جی فضل محمد کی بیٹیاں بہوئیں سب ہماری پھوپھی جی سے قرآن پڑھی ہوئی تھیں اس لئے ہمیں بہت پیار دیتی تھیں بہت بعد تک ربوہ آ جانے کے بعد بھی وہ قادیان کی ہمسائیگی کا پیار قائم رہا۔

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی ''بخار دل'' کی نظمیں قادیان کے ہر بچے کو حفظ تھیں۔ ان کی نعت مبارک

علیک الصلوٰۃ علیک السلام

تو آج بھی لوگوں کے ورد زبان ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس جیسی نعت بہت کم لکھی گئی ہے۔ ان کی آپ بیتی کا بھی بہت چرچا تھا۔ ہمارے بزرگوں کا ان سے بہت تعلق تھا۔ ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے تو شاید نہیں جماعت کے ایک جید صاحب قلم کی حیثیت میں لوگ ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ ہمیں دو تین بار ان کے گھر جانا یاد ہے حضرت میر صاحب بچوں پر شفقت فرمایا کرتے تھے۔ بہت بعد ان کے چھوٹے صاحبزادے سید امین احمد ہمارے ساتھ کالج میں رہے۔ امین کی شادی نواب محمد احمد خاں کی صاحبزادی سے طے پائی تو ہم نے کہا لو میاں تم سید پہلے ہی تھے اب نواب بھی ہو جاؤ گے۔ امین کہنے لگا دیکھتے رہنا میں نواب بنتا ہوں یا میری بیگم درویش بنتی ہے۔ ہم نے امین کو نواب بنتے تو بہرحال نہیں دیکھا اس کی سادگی اور درویشی اسی طرح قائم رہی جیسے کالج کے زمانہ میں تھی۔ اتفاق ہے کہ ہمیں شادی کے بعد امین کے گھر ایک بار بھی جانے کا موقع نہیں ملا اس لئے ہم اس کی بیگم کی درویشی کے باب میں کچھ کہنے سے قاصر ہیں۔ اب تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے پاس چلی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت فرمائے۔ آمین

☆..................☆..................☆

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

شذرات
ملکی اخبارات کے مفید حوالہ جات

قرآن کی عظمت کا اعتراف

برازیل کے معروف مصنف پالوکوئیلو صاحب کا بیان اخبارات میں شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے قرآن کی عظمت کا اقرار کرتے ہوئے کہا کہ قرآن پاک دنیا کو تبدیل کرنے والی واحد کتاب ہے۔

برازیلیا (این این آئی) برازیل کے معروف مصنف اور عالمی ایوارڈ یافتہ پالوکوئیلو نے کہا ہے کہ قرآن دنیا کو تبدیل کرنے والی واحد کتاب ہے تاریخ گواہ ہے صدیوں سے عیسائیوں نے تلوار کے ذریعے لوگوں پر اپنا مذہب مسلط کرنے کی کوشش کی، خواتین کو چڑیل قرار دے کر قتل کیا۔ برازیلین مصنف پالوکوئیلو نے اپنے تازہ مضمون میں قرآن کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ اس کتاب میں تشدد کی ترغیب نہیں دی گئی تاہم کچھ لوگ قرآن کی تعلیمات کو اپنے مفاد کے لئے تبدیل کر دیتے ہیں۔

(نوائے وقت 28/اگست 2015ء)

بڑے لوگ انعام ہوتے ہیں

سینئر صحافی فاروق عالم انصاری صاحب اپنے کالم خامہ بستی میں علامہ اقبال کے خطوط کے متعلق لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

مختار مسعود نے لکھا ''ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑے آدمی انعام کے طور پر دیئے جاتے ہیں اور سزا کے طور پر روک لئے جاتے ہیں۔ عطا تو اسی کے حق میں ہوتی ہے جو حق دار ہو۔ آخر قدرت ایک سپاس ناشناس قوم کو بڑے آدمی کیوں عطا کرے۔ اسے اپنے عطیے کی رسوائی اور بے قدری ناگوار گزرتی ہے۔ عطاء کا پہلا حق یہ ہے کہ انسان اس کا شکر ادا کرے'' یاد کرنا بھی شکر گزاری کا ایک مرحلہ ہے۔

(نوائے وقت مورخہ 9 نومبر 2015ء)

علامہ اقبال کا خط اپنے سعادت مند بھتیجے کے نام

سینئر اور وسیع المطالعہ صحافی فاروق عالم انصاری اپنے مضمون ''علامہ اقبال خط لکھتے ہیں۔'' کے کالم نمبر 3 میں تحریر کرتے ہیں۔

مکاتیب اقبال بنام مولانا گرامی 1969ء میں شائع ہوئے...... ہندوستان میں علامہ اقبال کے برنی کے نام خطوط، اس کے بعد شائع ہوئے۔ اس میں سے ایک خط سے ایک اقتباس سے کالم کا اختتام کرتے ہیں۔ یہ خط علامہ اقبال کے بڑے بھائی شیخ عطا محمد کے بیٹے شیخ اعجاز کے نام ہے۔ علامہ اقبال بوجوہ لاہور میں رہائش پذیر ہو چکے تھے جبکہ ان کے والدین بدستور سیالکوٹ میں رہتے تھے۔

''...... والد مکرم کی طبیعت پہلے ہی رقیق تھی۔ اب بسبب ضعف پیری اور بھی رقیق ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ زیادہ عمر کا آدمی کوئی رفیق اپنا نہیں رکھتا۔ اس کو دنیا نئی معلوم ہوتی ہے اور وہ اپنے آپ کو تنہا پاتا ہے جس سے اس کی طبیعت گھبرا جاتی ہے اس واسطے میرا مشورہ تم کو یہ ہے کہ دن میں ایک دفعہ وقت نکال کر ایک آدھ گھنٹہ ان کے پاس بیٹھا کرو اور جن باتوں میں ان کی دلچسپی ہو ان کے متعلق ان سے گفتگو کیا کرو خواہ وہ گفتگو بہ تکلف ہی کیوں نہ ہو۔ تم اس بات کو زندگی کے دیگر فرائض کی طرح لازم کر لو اور ایک دن بھی اس فرض کی انجام دہی سے غافل نہ ہو۔''

(نوائے وقت مورخہ 9 نومبر 2015ء)

تحریر: کرامت اللہ غوری صاحب

مرسلہ: مکرم زکریا ورک صاحب

عبدالسلام ۔ گوہر بے مثال

سابق سفیر پاکستان کرامت اللہ غوری صاحب اپنی کتاب بارشناسائی میں لکھتے ہیں۔

اگلے ہفتے آپ کے پروفیسر سلام ٹوکیو آرہے ہیں۔ہم نے انہیں مدعو کیا ہے۔

فون پر مجھے یہ مژدہ جاپان کی نامور اور قدر شناس جاپان فاؤنڈیشن کے ایک اہلکار نے سنایا۔ اس نے اپنا جملہ آپ کے پروفیسر پر خاصہ زور دیتے ہوئے ادا کیا تھا۔ٹوکیو میں گلابی جاڑے شروع ہو چکے تھے اور اچانک میرے لئے یہ دلنواز موسم پروفیسر عبدالسلام کی آمد کی اطلاع سے اور بھی دل پذیر ہوگیا تھا۔انہوں نے طبیعات یعنی فزکس میں دنیا کا سب سے وقیع اور معتبر نوبیل انعام جیت کر صرف پاکستان کا ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کا نام روشن کیا تھا۔ پوری امت مسلمہ کا مان بڑھایا تھا۔لیکن ہماری بدنصیبی بلکہ خود اپنے حق میں ستم رانی کا کمال یہ تھا کہ پاکستان کے سیاسی اور مذہبی حلقوں میں اس اعزاز و اکرام پر مسرت کا دوڑنا تو کجا یوں لگتا تھا جیسے اوس سی پڑ گئی تھی۔............

اس اطلاع کے بعد ہم فوراً اپنے سفیر محترم قمر الاسلام کے دفتر کی طرف لپکے کہ انہیں بھی اس خوش خبری میں شریک کرلیں۔ وہ ہمارے باس تھے اور انہیں ہر اس پیش رفت سے جس کا تعلق پاکستان اور جاپان سے ہو آگاہ رکھنا ہمارے فرائض منصبی میں شامل تھا۔گو کہ ہمیں بخوبی یہ احساس بھی تھا کہ یہ خبر سن کر ان کا ردعمل کیا ہوگا۔قمر الاسلام صاحب نے ہی مجھے وہ سارا منظر بتایا جس میں 1953ء سے شروع ہونے والی احمدیوں کے خلاف تحریک نے جنم لیا اور پھر کابینہ نے یہ فیصلہ کیا کہ حالات پر قابو پانے کیلئے لاہور میں مارشل لاء کا نفاذ ناگزیر ہوگیا تھا۔

قمر الاسلام صاحب رخصت پر روانہ ہوگئے اور میں پروفیسر صاحب کا استقبال کرنے کیلئے جاپانی میزبانوں کے ساتھ ٹوکیو کے ناریتا ائرپورٹ پہنچ گیا، اپنی گاڑی پر سبز ہلالی پرچم لہراتا ہوا۔میں جہاز کے دروازے کے باہر سامنے ہی ان کے استقبال کیلئے کھڑا تھا اور پروفیسر صاحب حیران ہوئے جب جاپانی میزبانوں نے ان سے میرا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے قائم مقام سفیر آپ کو لینے آئے ہیں۔

ڈاکٹر سلام سراپا عجز و نیاز اور ہمہ تن انکسار تھے۔" آپ نے بڑی ہمت دکھائی ہے کہ مجھے یہاں لینے چلے آئے ہیں۔" انہوں نے بہت متانت سے مسکراتے ہوئے کہا،" میرے لئے تو یہ پہلا موقعہ ہے کہ کوئی سفارت کار مجھے خوش آمدید کہہ رہا ہے۔"

پروفیسر سلام سے یہ میری پہلی ملاقات تھی لیکن اس کے بعد میں نے دو اور مختلف ملکوں میں، جن کا احوال آگے آئے گا ، ان سے جتنی ملاقاتیں کیں انہیں خوش خلقی اور انکساری کا پیکر پایا۔ ان کے ہونٹوں پر تبسم ہوتا تھا۔آنکھوں میں فطری ذہانت کی روح پرور چمک اور بشرے پر عجز و نیاز کی پرچھائیں۔ بات کرتے تھے تو ملائمت کے ساتھ اور گفتگو میں ظرافت کے چھینٹے، جیسے بادل اپنی فیاضی میں خشک سے خشک تر زمین کو بھی سیراب کرنا چاہتا ہو۔ سائنس جیسے خشک اور بنجر میدان میں ان کی ظرافت طبع اور بذلہ سنجی خاصے کی چیز تھی۔

میں ان تمام تقریبات میں شامل رہا جو ٹوکیو میں ان کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھیں۔ جاپانیوں نے انہیں سر آنکھوں پر بٹھایا۔ان کو ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی سند سے نوازا اور جاپان فاؤنڈیشن نے ان کیلئے جو عشائیہ دیا اس میں مہمان نوازی کی انتہا کردی۔

ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے فرمائش کی کہ وہ ٹوکیو میں مقیم پاکستانیوں سے ملنا چاہتے ہیں تو میں نے ان کے اعزاز میں سفارت خانے کے زیرزمین چھوٹے سے ہال میں چیدہ چیدہ پاکستانیوں کو جمع کر کے ایک استقبالیہ کا اہتمام کرڈالا۔

ڈاکٹر عبدالسلام سے میری اگلی ملاقات ٹوکیو سے آٹھ برس بعد الجزائر میں ہوئی جہاں میں سفیر تھا اور الجزائر کی حکومت نے اس گوہر بے مثال کو ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی سند دینے اور اسلام میں سائنسی علوم کی مرکزیت کے موضوع پر لیکچر دینے کیلئے دارالحکومت الجزائر میں مدعو کیا تھا۔

وہ مجھ سے اسی تپاک اور انکسار کے ساتھ ملے اور کہا میں پچھلی ملاقات کے بعد سے آپ کو نہیں بھولا کہ آپ نے اس دور میں جب میں پاکستان میں معتوب تھا اپنا سفارتی کیریئر داؤ پر لگاتے ہوئے مجھ سے اپنوں کا سا سلوک کیا تھا۔ میں نے انہیں اطمینان دلایا کہ میرا کیریئر محفوظ ہے اور میرا سفیر بن جانا اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ اور یہ سفارت بھی مجھے کسی اور نے نہیں دی بلکہ جنرل ضیاء الحق نے مرحمت فرمائی تھی جو اپنے عہد میں دین کے حوالے سے انتہا پسندوں کے سرخیل گردانے جانے جاتے تھے۔ پروفیسر سلام کے دورہ الجزائر تک ضیاء الحق مرحوم و مغفور ہو چکے تھے۔

میں نے محسوس کیا کہ ٹوکیو اور الجزائر کے درمیان آٹھ برس میں پروفیسر سلام کی صحت خاصی گر چکی تھی۔ محسوس کرنے سے زیادہ دکھائی دینے والی بات تھی۔ وہ ٹوکیو میں وارد ہوئے تھے تو پوری طرح چاق و چوبند تھے۔لیکن الجزائر میں میں نے دیکھا کہ وہ چلنے اور سہارے کیلئے چھڑی کا استعمال کرنے لگے تھے۔ ہاں سر پر پہننے والا سکاٹ لینڈ کے گرم اور اونی کپڑے کا ہیٹ اسی طرح پہن رہے تھے جسے دیکھ کر ٹوکیو میں جاپانی محظوظ ہوئے تھے۔

مجھ سے نجی گفتگو میں انہوں نے جو ایک بات کہی وہ میری دانست میں ہر ایک کیلئے ان کا لازوال تحفہ اور نصیحت ہے۔فرمانے لگے کہ **میں سائنس میں جتنی ریسرچ کرتا جاتا ہوں، ذات باری تعالیٰ کی حقانیت اور اس کے قادر مطلق ہونے پر میرا ایمان اتنا ہی زیادہ پختہ اور غیر متزلزل ہوتا جاتا ہے۔** کہنے لگے آپ کو شائد یاد ہو کہ جب میں نوبیل پرائز وصول کرنے (سویڈن) گیا تو اس تقریب میں جس میں شاید گنتی کے مسلمان ہوں گے میں نے اپنے خطبہ کا آغاز قرآن کریم کی سورۃ الملک کی ان آیات سے کیا جن میں رب کائنات اپنے بندوں کو چیلنج کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ میری زمین اور آسمان کو دیکھو تم میری کائنات میں کوئی کجی نہیں پاؤ گے پھر دیکھو، دیکھو اور تمہاری نظر پھر شرمندہ ہو کر لوٹ آئے گی کہ میری کائنات کیسی مکمل ہے۔

فرمانے لگے سائنس میں جتنا جتنا درک بڑھتا جاتا ہے اتنا ہی اس ناقابل تردید حقیقت پر ایمان لاریب ہوتا جاتا ہے کہ اس تنظیم کے ساتھ اس متنوع کائنات کو چلانے اور قائم رکھنے والی صرف ایک قوت ہے جو احد ہے جس کا نہ کوئی شریک ہے نہ کوئی ثانی۔

اس کے تین برس بعد 1992ء میں ان سے میری آخری ملاقات کویت میں ہوئی۔ کویت کی حکومت نے عراق پر قبضہ اور نجات پانے کے بعد دنیا کے نقشہ پر کویت کو پھر متعارف کرانے کی مہم زور شور سے چلا رہی تھی۔ وسائل کی کمی نہیں تھی اس لئے دنیا بھر سے مشاہیر کو مدعو کرنے کا سلسلہ جاری تھا۔ پروفیسر سلام حکومت کویت کی دعوت پر کویت یونیورسٹی سے اعزازی سند لینے اور وہاں اسی موضوع پر خطبہ دینے کیلئے بلائے گئے تھے۔ جس کیلئے انہیں تین سال قبل الجزائر میں زحمت دی گئی تھی۔

لیکن اس وقت تک کام کی زیادتی نے ان کی صحت کو دیمک کی طرح چاٹ لیا تھا۔ میرا دل ڈوب گیا جب وہ جہاز سے وہیل چیئر پر اترے ان کے ساتھ اٹلی سے جہاں وہ ٹریسٹ کے شہر میں جو بحر ایڈریاٹک کے ساحل پر واقع ہے اپنے بنائے ہوئے نیوکلیئر فزکس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے سربراہ تھے ان کے ہمراہ ایک نرس بھی آئی تھی جو چوبیس گھنٹے ان کی دیکھ بھال پر مامور تھی۔ پروفیسر صاحب ہوائی اڈے پر مجھے دیکھ کر کھل اٹھے اور اپنی فطری ظرافت طبع سے کام لیتے ہوئے فرمایا: آپ کو یہاں پا کر مجھے یقین ہوگیا ہے کہ اب سروس میں آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا اور پھر مزید ٹکڑا لگایا: ویسے تو پاکستان میں آج کل حکومت تو جنرل ضیاء الحق کے شاگرد کی ہی ہے۔

کویت یونیورسٹی میں ان کا خطاب ڈیڑھ گھنٹے کا تھا جس کے بعد سوالات کا ایک طویل سلسلہ بھی چل نکلا۔ خطبہ سننے کیلئے کویت کے امیر اور ولی عہد کے سوا حکمران شاہی خاندان کے اور کویتی کابینہ کا ہر اہم رکن آڈیٹوریم میں موجود تھا۔ طلباء اور طالبات کے علاوہ کویت کے دانشوروں اور میڈیا کے نمائندوں کا وہاں وہ اژدھام تھا کہ ہال میں تل دھرنے کو جگہ نہیں تھی۔ لوگ نیچے فرش پر بیٹھے ہوئے تھے اور راہداریاں بھی جم غفیر سے پر تھیں۔

پروفیسر سلام کا یہ خطبہ تاریخی تھا۔ وہ ایک ایسے دردمند انسان کے قلب کی گہرائیوں سے نکلنے والی صدا تھی جس کا ذات خداوندی پر ایمان غیر متزلزل تھا اور جس نے پوری زندگی حصول علم اور فروغ علم کیلئے وقف کردی تھی۔ ان کے لہجہ کا خلوص اور بات میں ایسا رچاؤ تھا کہ ہال میں ہمہ تن گوشی کا وہ عالم تھا کہ سوئی بھی گرتی تو اس کی آواز سنائی دے جاتی۔

پروفیسر سلام نے اپنے سامعین کے سامنے اس کھلے ہوئے ظلم کی داستان بیان کی جو علمائے سوء نے علم کی تقسیم کر کے کہ یہ علم خدا کا ہے اور یہ بندوں کا، عالم اسلام کو قعر مذلت میں پہنچا دیا تھا......

کویت کے بعد میری پروفیسر سلام سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔

پروفیسر عبدالسلام ایک نابغہ روزگار انسان تھے۔ میں نے اپنی پوری عملی زندگی میں دو حضرات یعنی حکیم محمد سعید اور پروفیسر سلام، اس اعتبار سے زیادہ نیک نفس، خوش خلق، اور فرشتہ سیرت انسان نہیں دیکھا مگر دونوں کا انجام المناک ہوا۔

پروفیسر سلام اس اعتبار سے زیادہ حسرت ناک رہے کہ انہیں ان کے اپنے وطن نے وہ مقام، وہ عزت، اور وہ احترام نہیں دیا جس کے وہ اپنی بے مثال لیاقت اور کارکردگی کی بنیاد پر جائز حقدار تھے۔ اور ان کا المیہ میرے نزدیک یوں اور بھی دلدوز ہے کہ ملت مسلمہ میں علوم کے فروغ اور نشاۃ ثانیہ کا جو خواب وہ عمر بھر دیکھتے رہے وہ ہنوز تشنہ تعبیر ہے۔ عالم بالا میں ان کی روح شاید آج بھی بے چین ہوگی۔

(ماخوذ از: بارشناسائی، صفحات 198-187، اٹلانٹس پبلی کیشنز، ٹورانٹو 2014ء)

مشہور شہر

قاہرہ عرب جمہوریہ مصر کا صدر مقام

یہ براعظم افریقہ کا سب سے بڑا شہر ہے جو دریائے نیل کے مشرقی کنارے پر 30.03 درجے شمال اور 31.15 درجے مشرق میں واقع ہے۔اس کا ابتدائی نام الفسطاط (el-fustat) ہے۔اس کا سنگ بنیاد آج سے 13 سوسال پہلے دوسرے فاطمی خلیفہ معزالدین اللہ کے عہد میں رکھا گیا تھا۔اس سے آٹھ میل کے فاصلے پر اہرام مصر واقع ہے۔اس تاریخی شہر کا محل وقوع ماضی میں کئی بار تبدیل ہو چکا ہے۔عہد اسلامی کے آغاز میں حضرت عمرو بن العاصؓ نے فسطاط شہر کی بنیاد ڈالی۔انہوں نے 643ء میں اپنے محل اور مسجد کی تعمیر سے آج کے قاہرہ کی بنیاد رکھی۔اس کے تقریباً دوصدی بعد احمد بن طولون نے محسوس کیا کہ انتظامیہ کی کارکردگی اور اعمال کے لئے یہ محل قطعی ناکافی ہے چنانچہ 872ء میں اس نے ایک نئے محلے میں ایک بڑا محل تعمیر کرایا۔ایک پہاڑی کے دامن میں تعمیرات ہوئیں جہاں بعد میں ایک شہر پناہ بنائی گئی اور اس سے متصل اراضی کو اس نے اپنے افسروں اور درباریوں میں تقسیم کردیا اور اس محلے کا نام القطائع رکھا گیا جس کے معنی تقسیم شدہ قطعات کے ہیں۔

875ء میں ابن طولون نے جو مسجد تعمیر کروائی وہ مسجد آج بھی اسی کے نام سے موسوم ہے۔971ء میں فاطمیوں نے مصر پر کامیاب حملہ کیا اور اس کے بعد فاتح جرنیل جوہر نے فاطمی خلیفہ المعز کے لئے شمال میں چاردیواری کے اندر ایک شہر بنوایا۔جب خلیفہ اس شہر کو اپنا دارالحکومت بنانے کے لیے آیا تو اس وقت اس شہر کا نام القاہرہ (فاتح) رکھا گیا۔اس وقت شہر کا رقبہ 150 ہیکٹر تھا لیکن کچھ ہی عرصہ کے بعد خلیفہ الحاکم کے زمانے میں اس کی آبادی بڑھ کر ایک لاکھ ہوگئی اور شمال وجنوب میں شہر کی توسیع کی گئی 14 ویں صدی میں اس کی آبادی 5 لاکھ تک پہنچ چکی تھی۔اس وقت یہ شہر افریقہ، یورپ اور مشرق بحیرہ روم کے ممالک میں سب سے بڑا شہر اور اسلام کا بڑا تعلیمی مرکز تھا۔شہر کے جدید پھیلاؤ کی ابتداء 19 ویں صدی میں ہوئی۔دریا کو بتدریج قابو میں لائے جانے اور کنارے کی دلدلیں ختم کرنے کے ساتھ ساتھ شہر مغرب کی جانب پھیلتا ہی چلا گیا۔مشرق میں 1958ء میں جب نصر شہر کی تعمیر شروع ہوئی اس سے بھی مشرق میں شہر کی توسیع کو تقویت ملی۔

قاہرہ کی عمارات

قاہرہ میں جدید اور قدیم دونوں قسم کی عمارات پہلو بہ پہلو کھڑی نظر آتی ہیں۔ان میں ابن طولون کی مسجد، مسجد سلطان حسن، مسجد المعید، مسجد الاسحاق، سلطان صلاح الدین ایوبی کا قلعہ، قاہرہ کا مینار، عبدین محل، مصری عجائب گھر، جامع الازہر، کاپٹک عجائب گھر، اسلامی فنون لطیفہ کا عجائب گھر، برقوق اور کلارڈن کا قلعہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مشہور مساجد

مسجد سلطان اسلامی فن تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے۔اس کی بنیاد 1356ء میں رکھی گئی تھی اور یہ چھ سال میں مکمل ہوئی اس کا ایک مینار 282 فٹ اونچا ہے اور بلندی کے اعتبار سے پورے قاہرہ میں یکتا ہے۔مسجد کی لمبائی 495 فٹ اور چوڑائی 210 فٹ ہے۔

مسجد المعید کی تعمیر 1415ء میں مکمل ہوئی اس کے دو مینار ہیں۔یہ بھی قاہرہ کی خوبصورت مساجد میں سے ایک ہے۔

مسجد الاسحاق مسجد 1490ء میں تعمیر کی گئی اس مسجد کو زرکثیر سے مکمل کیا گیا ہے۔

ابن طولون مسجد کا شمار قاہرہ کی خوبصورت اور قدیم مساجد میں ہوتا ہے۔اسے 976ء میں تعمیر کیا گیا تھا اس کا مینار بربر فن تعمیر کا نادر نمونہ ہے۔

سلطان ایوبی کا قلعہ

اس کی تعمیر کا کام 1176ء میں مکمل ہوا۔اس میں سنگ مرمر کی بنی ہوئی ایک خوبصورت اور دیدہ زیب مسجد بھی ہے۔

قاہرہ ٹاور

قاہرہ ٹاور کنکریٹ کا بنا ہوا ہے۔اس کی بلندی 187 میٹر ہے اور اس کی بالائی منزل سے سارے قاہرہ کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔

عبدین محل

یہ محل سابق شہنشاہوں نے تعمیر کروایا تھا اس کی تعمیر کا کام 1874ء میں مکمل ہوا تھا۔اس میں بازنطینی ہال، تخت کا کمرہ اور نہر سویز نامی کمرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مصر کا عجائب گھر

مصری عجائب گھر کا شمار دنیا کے قدیم ترین عجائب گھروں میں ہوتا ہے اس میں مصری تہذیب کے 5000 سالہ انمٹ نقوش محفوظ کئے گئے ہیں اور یہ نوادر مصر بھر میں یکتا ہیں ان میں شاہ خفر (khafar) اور فرعون کا مجسمہ لائق ذکر ہیں۔

جامعہ ازہر

یہ دنیا کی قدیم ترین اسلامی درسگاہ ہے یہ درسگاہ 969ء میں قائم ہوئی تھی اس درسگاہ میں مسجد الازہر بھی ہے اس مسجد کی تعمیر 974ء میں مکمل ہوئی۔اسے متعدد مرتبہ تعمیر کیا گیا۔اس کے سنگ مرمر کے ستونوں کی تعداد 300 کے لگ بھگ ہے اور اس کے پانچ مینار اور چھ دروازے اسلامی فن تعمیر کا نایاب نمونہ ہیں۔

1933ء میں طلباء کی تعداد میں اس قدر اضافہ ہوگیا کہ بہت سی نئی عمارات تعمیر کرنا پڑیں اب وہاں طبی درسگاہ، تجربہ گاہ اور بہت بڑا شفاخانہ تعمیر کیا گیا ہے 1950ء میں ایک ایسی وسیع وعریض عمارت کا قیام عمل بھی عمل میں آیا جس میں چار ہزار طلباء کی رہائش کی گنجائش رکھی گئی تھی۔عربی اور قانون شریعت کی تعلیم کے لیے الگ الگ بلاک تعمیر کئے گئے ہیں اس جامعہ کی جاری کردہ ڈگری کو پوری دنیا میں مسلمہ ڈگری کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔

اہرام مصر

یہ اہرام مصر کی قدیم ترین یادگاروں میں سے ایک ہیں ان میں فرعون بادشاہوں کی نعشیں دفن کی گئی ہیں۔

کاپٹک عجائب گھر

کاپٹک کا عجائب گھر پرانے قاہرہ میں واقع ہے یہاں عیسائی عہد کے نوادر جمع کئے گئے ہیں۔یہ عجائب گھر عیسائی مذہب، فنون لطیفہ اور مصری ثقافت کی عکاسی کرتا ہے۔

اسلامی فنون لطیفہ کے عجائب گھر میں اسلامی عہد کی نایاب اشیاء جمع کی گئی ہیں ان میں سونا، چاندی، تانبہ، شیشہ، قالین اور دیگر نایاب اشیاء شامل ہیں۔قاہرہ کا چڑیا گھر وسیع وعریض رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔اس میں چھوٹے چھوٹے باغات اور پہاڑیاں بھی ہیں۔

یہاں کے بازاروں میں خان الخلیلی بازار، المسکی بازار اور سوق الہند قابل ذکر ہیں۔عرب لیگ کا صدر دفتر بھی یہیں ہے۔الازہر یونیورسٹی کے علاوہ قاہرہ یونیورسٹی اور عین شمس یونیورسٹی کی عمارات بھی قابل ذکر ہیں۔اس شہر کو عالمی ورثہ میں شامل کیا گیا ہے 1882ء سے 1946ء تک یہ شہر برطانیہ کی عملداری میں رہا۔یہاں ائیرپورٹ اور ریلوے سٹیشن بھی ہیں۔شہر میں مواصلات کا نظام بڑا منظّم ہے۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

☆......☆......☆......☆

قاہرہ۔مصر اور اس کا ماحول

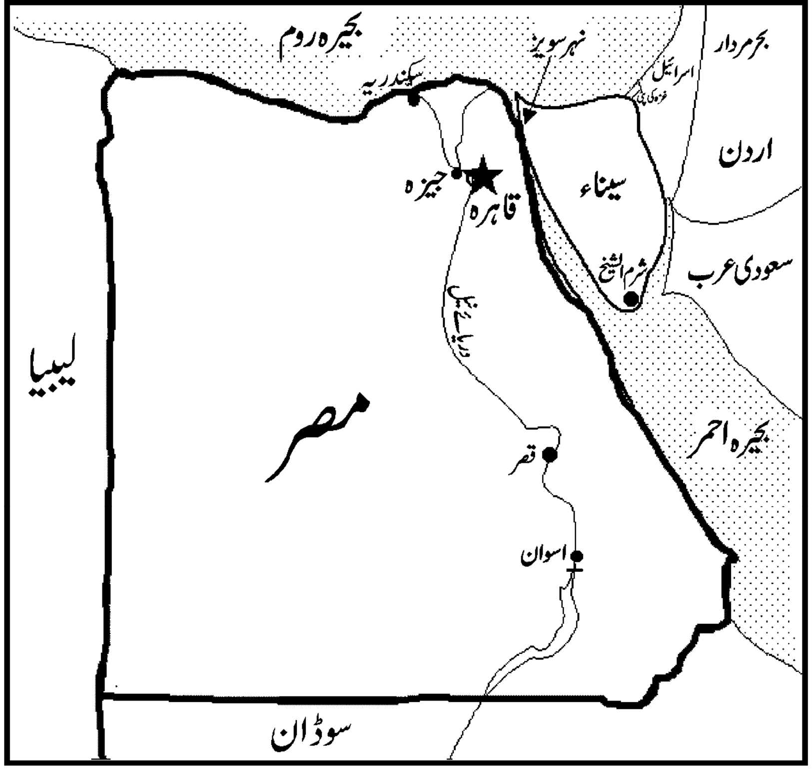

کتابیں۔دلچسپ حقائق

دنیا میں پہلی مرتبہ ٹائپ رائٹر پر ناول رک ٹوین نے ٹائپ کیا تھا۔اس ناول کا عنوان Adventures of Tom Sawyer تھا۔

بھارت کے لوگ دنیا میں سب سے زیادہ وقت مطالعہ کرنے والے لوگ ہیں۔بھارت کے لوگ اوسطاً ہر ہفتے 10.7 گھنٹے مطالعہ کرتے ہیں۔

امریکہ میں سب سے زیادہ امتناع کا شکار ہونے والی کتابیں ہیری پوٹر سلسلے کی کتابیں ہیں جنہیں مذہبی شکایات کی وجہ سے ممنوع قرار دیا گیا۔

کسی کتاب کے لئے ''بیسٹ سیلر'' کی اصطلاح پہلی مرتبہ 1889ء میں استعمال کی گئی تھی۔جس کتاب کے لئے ''بیسٹ سیلر'' کی اصطلاح پہلی مرتبہ استعمال کی گئی وہ امریکی مصنفہ ایلس براؤن کا ناول ''فولز آف نیچر تھا'' تھا۔

(روزنامہ دنیا 2 نومبر 2014ء)

قرآن کریم دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر122708میں Mamoon Ahmad Tahir

ولدTahir Ahmed قوم مغل پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Nbuwied ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 12 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 30 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Mamoon Ahmad Tahir گواہ شدنمبر1۔جاوید اقبال ظفر ولد مرزا عبدالغفور مرحوم گواہ شدنمبر 2 ۔طاہر احمد ولد مرزا عبدالغفورمرحوم

مسل نمبر122709میں طیب احمد بٹ

ولدحمید احمد بٹ قوم بٹ پیشہ کاروبار عمر32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Neuwied ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 24 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1500 یورو ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔طیب احمد بٹ گواہ شدنمبر1۔ محمد عالم سوھل ولد محمد علی سوھل گواہ شدنمبر2 ۔آصف ممتاز ولد ممتاز احمد

مسل نمبر122710میں ہارون احمد طاہر

ولدطاہر احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Neuwied ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 12 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 30 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ہارون احمد طاہر گواہ شدنمبر1۔جاوید اقبال ظفر ولد مرزا عبدالغفور گواہ شدنمبر2 ۔طاہر احمد ولد مرزا عبدالغفورمرحوم

مسل نمبر122711میں Talha Tahir

ولد Mohammad Yaqoob Tahir قوم...... پیشہ طالب علم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Langen ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 50 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Talha Tahir گواہ شدنمبر1۔اکرام اللہ چیمہ ولد چوہدری شرف دین چیمہ گواہ شدنمبر2 ۔محمد اشرف ضیاء ولدعبدالعزیز

مسل نمبر122712میں آصفہ ریاض

زوجہ رفاقت احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Friedbery ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 600 گرام مالیتی 15 ہزار یورو(2) حق مہر 10 ہزار یورو اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ آصفہ ریاض گواہ شدنمبر1۔آصف محمود ولد محمود احمد گواہ شدنمبر2 ۔صداقت احمد ولد حمید احمد

مسل نمبر122713میں لقمان محمود رانا

ولد مبارک احمد قوم راجپوت پیشہ بے روزگار عمر30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Maintal ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 325 یورو ماہوار بصورت Social H مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔لقمان محمود رانا گواہ شدنمبر1۔شعیب احمد اسلم ولد محمد شفیع اسلم گواہ شدنمبر2۔عقیل احمد خان ولد بشیر احمد خان

مسل نمبر122714میں سارہ احمد

بنت بشیر احمد قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Eppelhein ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 50 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔سارہ احمد گواہ شدنمبر1۔شبیر احمد ولد نذیر احمد گواہ شدنمبر2۔افتخار احمد ظفر ولد نذیر احمد

مسل نمبر122715میں منیب احمد

ولدشبیر احمد قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Eppelhein ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 50 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔منیب احمد گواہ شدنمبر1۔شبیر احمد ولد نذیر احمد گواہ شدنمبر2۔افتخار احمد ظفر ولد نذیر احمد

مسل نمبر122716میں مبشر احمد

ولدناصر احمد قوم...... پیشہ ہنرمند مزدوری عمر41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Eppeltien ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1900 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مبشر احمد گواہ شدنمبر1۔ Usaman Ahmad s/o Ejaz Ahmad گواہ شدنمبر2۔عامر محمود جنجوعہ ولد بشارت احمد

مسل نمبر122717میں راحیلہ احمد

بنت شریف احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Rogau ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 7 مارچ 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 300 یورو ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔راحیلہ احمد گواہ شدنمبر1۔ شریف احمد ولد نذیر احمد گواہ شدنمبر2۔نفیس احمد ولد شریف احمد

مسل نمبر122718میں Suhilla Ahmed

بنت Naseer Ahmad قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Betzdorf ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 7/اپریل 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1400 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔ Suhilla Ahmed گواہ شدنمبر1۔ Fayaz Ahmad s/o Sultan Sher گواہ شدنمبر2۔ Haris Ahmed s/o Naseer Ahmed

مسل نمبر122719میں نبیلہ خان

زوجہ فضل اللہ عمران خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Marburg ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 12 تولہ مالیتی 3500 یورو(2) حق مہر 5 ہزار یورو اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔نبیلہ خان گواہ شدنمبر1۔فضل اللہ عمران خان ولد نصر اللہ گواہ شدنمبر2۔طارق لطیف ارشد بھٹی ولد محمد لطیف بھٹی

مسل نمبر122720میں امۃ الودود

زوجہ عبدالکریم قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Rodgou ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 4 تولہ 2 ہزار یورو اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔امۃ الودود گواہ شدنمبر1۔ثاقب سلیم ولد محمد سلیم گواہ شدنمبر2۔عبدالکریم ولد عبدالرحیم

مسل نمبر122721میں Zainab Khan

بنت Mubarik Ahmad Khan قوم...... پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Wurzburg ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22 فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 211 یورو ماہوار بصورت Bafog مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔ Zainab Khan گواہ شدنمبر1۔محمد ظفر اللہ ولد عبدالرحمٰن گواہ شدنمبر2۔مبارک احمد خان ولد سیف اللہ خان

زیتون تعارف، استعمال اور فوائد

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

س: زیتون کس طرح کا پھل ہے؟

ج: زیتون کا درخت 3 میٹر کے قریب اونچا ہوتا ہے۔ چمکدار پتوں کے علاوہ اس میں بیر کی شکل کا ایک پھل لگتا ہے جس کا رنگ اودا اور جامنی ذائقہ بظاہر کسیلا ہوتا ہے۔

س: زیتون کہاں کہاں پایا جاتا ہے؟

ج: اس کا درخت ایشیائے کوچک، فلسطین، بحیرہ روم کے خطہ یونان، پرتگال، سپین، ترکی، اٹلی، شمالی افریقہ الجزائر، تیونس، امریکہ میں کیلیفورنیا، میکسیکو، پیرو اور آسٹریلیا کے جنوبی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔

س: زیتون کی تاریخ میں کیا اہمیت ہے؟

ج: مفسرین کی تحقیق کے مطابق زیتون کا درخت تاریخ کا قدیم ترین پودا ہے۔ طوفان نوح کے اختتام پر پانی اترنے کے بعد زمین پر جو سب سے پہلی چیز نمایاں ہوئی وہ زیتون کا درخت تھا۔ اس پس منظر کی بدولت زیتون کا درخت سیاست میں امن اور سلامتی کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مصر قدیم میں بھی زیتون کا تیل کھانے پکانے بلکہ اشیاء کو محفوظ کرنے، جسم پر لگانے اور علاج میں استعمال ہوتا ہے۔ مصری مقابر سے برآمد ہونے والی اشیاء میں زیتون کے تیل سے بھرے ہوئے برتن بھی شامل تھے۔ توریت میں بھی تیل ملنے کا ذکر ملتا ہے۔

س: زیتون کے متعلق ارشادات نبویؐ میں کیا بیان ملتا ہے۔

ج: ترمذی میں ذکر ملتا ہے۔ کہ زیتون کے تیل کو کھاؤ اور اس سے جسم کی مالش کرو کہ یہ ایک مبارک درخت سے ہے۔

ابن الجوزی سے روایت ہے کہ تمہارے لیے زیتون کا تیل موجود ہے۔ اسے کھاؤ اور بدن پر مالش کرو۔ کیونکہ یہ بواسیر میں مدد دیتا ہے۔

ابونعیم سے روایت ہے۔ کہ زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے لگاؤ کیونکہ اس میں ستر بیماریوں کی شفاء ہے۔ جن میں سے ایک کوڑھ بھی ہے۔

س: زیتون کا تیل کس قسم کے پھل سے حاصل کیا جاتا ہے۔

ج: زیتون کا تیل پکے ہوئے پھل سے نکالا جاتا ہے۔ کچے یا گلے ہوئے پھل میں تیل کی مقدار کم ہوتی ہے۔ اگرچہ اس کے بیجوں میں بھی تیل پایا جاتا ہے۔ مگر ان کا معیار عمدہ نہیں ہوتا۔

س: زیتون کے تیل کی کیا اقسام ہیں؟

ج: زیتون کے تیل کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

پھل کو براہ راست مشین کے کولہو میں ڈال کر تیل کی جو قسم برآمد کی جاتی ہے۔ اسے سب سے عمدہ تیل قرار دیا جاتا ہے اور اسے Virgin Oil کہتے ہیں۔ پہلی کھیپ وصول کرنے کے بعد اس سے حاصل پھوگ پر گرم پانی ڈال کر دوبارہ کولہو میں ڈالا جاتا ہے۔ بعد میں پانی کو تیل سے الگ کر لیا جاتا ہے اور اس طرح حاصل شدہ دوسری اور تیسری کھیپ کو Table Oil کہتے ہیں۔

س: زیتون کے تیل کی پہلی اور دوسری کھیپ کا رنگ کیسا ہوتا ہے؟

ج: پہلی کھیپ کے تیل کا رنگ سنہری اور اس میں ہلکی سی خوشبو ہوتی ہے۔ یہ مدتوں خراب نہیں ہوتا۔ دوسری تیسری کھیپ کے تیلوں کا رنگ سبزی مائل اور پہلی گھانی سے گاڑھا ہوتا ہے۔

س: زیتون کے تیل کے کیا فوائد ہیں؟

ج: زیتون کے تیل کو بہترین ٹانک کہا جاتا ہے۔ یہ مقوی معدہ اور سینے کی بیماریوں سے تحفظ مہیا کرتا ہے۔ زہروں کے خلاف تحفظ دیتا ہے۔ پیٹ کے فعل کو اعتدال پر لاتا ہے۔ پیٹ سے کیڑے نکالتا ہے۔ بالوں کو چمکاتا اور بڑھاپے کی تکالیف کو اور اثرات کو کم کرتا ہے۔ وہ پھوڑے جن سے بدبو آتی ہو یا پرانی سوزش کی وجہ سے ٹھیک ہونے میں نہ آتے ہوں۔ زیتون کے تیل سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ پتہ کی سوزش کو ختم کرنے اور پتھری کو نکالتا ہے۔ فالج، عرق النساء، پٹھوں اور جوڑوں کے دردوں اور کمزوری سے پیدا ہونے والے دوسرے امراض میں ازحد مفید پایا گیا ہے۔ چنبل اور خشک گنج میں مفید ہے۔ امراض معدہ میں ہر قسم کی خراش کو دور کرتا ہے۔ معدہ اور آنتوں کے سرطان کو ختم کرتا ہے۔ تبخیر معدہ کی جلن کے لیے زیتون کے تیل سے بہتر کوئی دوائی نہیں۔

س: دمہ کے مرض میں زیتون کی کیا اہمیت ہے؟

ج: نبی اکرم ﷺ نے ذات الجنب میں زیتون کے تیل کا ارشاد فرمایا اس اصول کو سامنے رکھ کر سانس کی ہر بیماری کے مبتلا کو زیتون کا تیل ضرور دیا گیا۔ دمہ کے مریضوں کی بیماری میں جب کمی آجائے تو آئندہ اس قسم کے حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے زیتون کے تیل سے بہتر دوائی میسر نہ آسکی۔ وہ لوگ جو باقاعدہ زیتون کا تیل پیتے ہیں۔ ان کو نہ تو زکام لگتا ہے اور نہ ہی نمونیہ ہوتا ہے۔ زکام اور دمہ کے دوران اضافی فائدے کے لئے ابلتے ہوئے پانی میں شہد بھی مفید ہے۔

س: تپ دق میں زیتون کا تیل کس حد تک مفید پایا گیا ہے؟

ج: مریضوں کو 25 گرام زیتون کا تیل روزانہ اور آٹھ گرام قسط شیریں روزانہ دی گئیں۔ کمزوری کے لیے شہد۔ کھانسی کے لیے انجیر یا اس کا شربت اضافی طور پر دیا گیا۔ ابتدائی درجہ کے مریض عام طور پر 3 سے 4 ماہ میں ٹھیک ہو گئے۔ علامات ختم ہونے اور خون کے نارمل ہونے کے بعد مریضوں کو زیتون کا تیل ایک سال تک پینے کی ہدایت کی گئی چھ سال کے مشاہدہ کے دوران کسی مریض کو دوبارہ تکلیف نہیں ہوئی۔

س: نکسیر میں یہ کس حد تک کارگر ثابت ہے؟

ج: ایک چمچ کلونجی کو پیس کر ایک چمچ زیتون کے تیل میں حل کر کے اس مرکب کو پانچ منٹ ابالنے کے بعد چھان کر صبح شام ناک میں ڈالنے سے نہ صرف پرانا زکام ٹھیک ہو جاتا ہے۔ بلکہ نکسیر بھی ختم ہو جاتی ہے۔

س: کیا زیتون کا تیل بڑی آنت کے کینسر سے بھی بچا سکتا ہے؟

ج: جی ہاں۔ بہت ہی تحقیقات سے ثابت ہے کہ زیتون کا تیل بڑی آنت کے کینسر سے بچاتا ہے۔

س: روغن زیتون کی قلب کے عوارض میں کیا اہمیت ہے؟

ج: زیتون کے تیل میں موجود Alpha Linolenic Acid شدید قلبی دوروں کے خطرے کو کم کرتا ہے۔ خون میں موجود چکنائی کو روغن زیتون جمنے نہیں دیتا۔ جس سے دل کے عوارض کے خطرات کم ہو جاتے ہیں۔

س: بلڈ پریشر کو کم کرنے میں روغن زیتون کا استعمال کس حد تک کارگر ثابت ہے؟

ج: روغن زیتون میں Polyphenol Antioxidants مادے ہوتے ہیں۔ جو شریانوں کی بندش کے ساتھ ساتھ بلڈ پریشر کو بھی کم کرتے ہیں۔ دراصل Antioxidant نائٹرک ایسڈ کی مقدار کو کم کرتے ہیں۔ جو بلڈ پریشر کو بڑھاتا ہے۔ یوں کولیسٹرول اور ٹرائی گلیسرائیڈ کی سطح بھی کم ہوتی ہے۔ جو بالآخر قلبی عوارض کی وجہ بنتے ہیں۔

مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفی ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرمادیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پاکر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات میں حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون نمبرز: **0092 47 6215 448**

0092 47 6212 473

موبائل نمبر: **0333 6706649**

Email: info@nazarattaleem.org

Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

بقیہ از صفحہ 1: عشرہ تعلیم

☆ میٹرک انٹرمیڈیٹ کے رزلٹ اکٹھے کئے جائیں۔

☆ امداد طلباء کیلئے خصوصی توجہ دی جائے وعدہ جات اور ان کی ادائیگی کی بھرپور کوشش کی جائے۔

☆ اپنی کارکردگی کی رپورٹ عشرہ منانے کے بعد سیکرٹریان تعلیم اضلاع کی وساطت سے مرکز بھجوائی جائے۔

☆ سیکرٹریان تعلیم اضلاع اپنی ماہانہ رپورٹ کے ساتھ عشرہ کی رپورٹ بھجوائیں۔

☆ پہلے عشرہ میں جو کمی رہ گئی تھی اب اسے پورا کر لیا جائے۔ (نظارت تعلیم)

ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یوکے کا سالانہ عشائیہ

حضور انور کی بابرکت موجودگی میں انتخابات

برطانیہ میں تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا قیام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے سات سال قبل عمل میں آیا تھا اور ہر سال اس کی سالانہ تقریب بیت الفتوح مورڈن میں منعقد ہوتی ہے جس میں برطانیہ کے مختلف شہروں سے اس ایسوسی ایشن کے ممبران اس بابرکت تقریب میں شامل ہوتے ہیں۔

امسال یہ تقریب مورخہ 6 مارچ کو طاہر ہال بیت الفتوح مورڈن برطانیہ میں منعقد ہوئی۔ بعد نماز مغرب تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب کا آغاز ہوا۔ محترم رفیق احمد حیات صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے دوران سال بہترین کارکردگی دکھانے والے ممبران میں انعامات تقسیم کئے۔ انعامات پانے والوں میں محترم مرزا عبدالرشید صاحب، محترم عبد المنان اظہر صاحب محترم رانا عبدالرزاق خان صاحب محترم عبد القدیر کوکب صاحب محترم ضیاء قریشی صاحب محترم سید حسن خان صاحب اور محترم عطاء القادر طاہر صاحب شامل تھے۔ اس کے علاوہ تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی اس باسکٹ بال ٹیم کے ممبران کو انعامات دیئے گئے جو حال ہی میں جرمنی میں ہونے والے باسکٹ بال ٹورنامنٹ جیت کے آئے تھے۔

تقسیم انعامات کے بعد محترم پروفیسر حمید احمد چوہدری صاحب صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی نے ممبران سے خطاب کیا۔ آپ بطور خاص جرمنی سے اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں اس بات پر بہت خوشی کا اظہار کیا کہ گزشتہ سال برطانیہ کی اس ایسوسی ایشن کے پچیس ممبران نے جرمنی کا دورہ کیا جہاں جرمنی اور برطانیہ دونوں ممالک کے ممبران کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا۔ چوہدری صاحب کے خطاب کے بعد محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے حاضرین سے خطاب کیا۔

تقریب کا دوسرا اور اہم ترین اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت آمد کے ساتھ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب صدر ایسوسی ایشن نے سال 2015ء کی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایسوسی ایشن کو گزشتہ سال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت اور ہدایت پر افریقن ملک ساؤٹومے میں تعلیم الاسلام پرائمری سکول بنانے کی توفیق ملی ہے۔ بہت سے مستحق طلباء کی مالی مدد بھی کی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی ایک پرائمری سکول تعمیر کیا جائے گا۔ دوران سال ادبی سرگرمیاں بھی جاری رہیں۔ دو ممالک کا خیرسگالی دورہ بھی کیا گیا جس میں ہالینڈ کے جلسہ سالانہ میں تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے 33 ارکان کی شمولیت بھی شامل ہے۔ جرمنی میں ہونے والے باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں یوکے کی ٹیم نے اول پوزیشن حاصل کی۔ رپورٹ کے بعد مکرم مبارک صدیقی صاحب نے حضور انور کی خصوصی شفقت اور اجازت سے ایک مزاحیہ مضمون بھی پڑھ کے سنایا جس سے حاضرین محفل خوب لطف اندوز ہوئے۔ بعد ازاں کھانا پیش کیا گیا۔

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے ممبران کو اس تقریب میں ایک اور غیر معمولی اعزاز یہ بھی حاصل ہوا کہ حضور انور کی موجودگی اور زیرنگرانی میں ہی ایسوسی ایشن کے انتخابات ہوئے۔ حضور انور نے محترم رانا مشہود احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ برطانیہ کو انتخابات کروانے کی ہدایت فرمائی۔ انتخاب کے سارے عمل کے دوران حضور اقدس تقریب میں بنفس نفیس موجود رہے اور پھر انتخابات کے نتائج ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور انور نے آئندہ دو سالوں کیلئے ایسوسی ایشن کے عہدیداران کا اعلان فرمایا۔

فہرست عہدیداران برائے سال 2016-17ء

نام عہدہ	نام
صدر	مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب
نائب صدر	مکرم بشیر احمد اختر صاحب
جنرل سیکرٹری	مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب
سیکرٹری مال	مکرم عبدالمنان اظہر صاحب
ایڈیشنل سیکرٹری مال	مکرم عبدالقدیر کوکب صاحب
سیکرٹری تجنید	مکرم سید نصیر احمد صاحب
سیکرٹری ضیافت	مکرم مرزا عبدالرشید صاحب
سیکرٹری تقریبات	مکرم ظہیر احمد جتوئی صاحب
سیکرٹری ایسوسی ایٹ ممبران	مکرم مرزا عبدالباسط صاحب
سیکرٹری اشاعت	مکرم سید حسن احمد خان صاحب

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 28 مارچ

طلوع فجر	4:40
طلوع آفتاب	6:01
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	6:27
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	31 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	17 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

28 مارچ 2016ء

6:30 am	گلشن وقف نو
8:00 am	خطبہ جمعہ 25 مارچ 2016ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	وقف نو اجتماع 26 فروری 2011ء
6:05 pm	خطبہ جمعہ 7 مئی 2010ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ

انڈیکس الفضل 2015ء

روزنامہ الفضل 2015ء کا سالانہ انڈیکس شائع ہو چکا ہے۔ محدود تعداد میں ہے۔ خواہش مند احباب دفتر الفضل سے رابطہ کریں۔ قیمت 50 روپے ہے۔ (مینیجر الفضل)

Want Study in Canada/UK?
Universities Fair 2016
31st March (Thursday) - 3pm to 7pm
EC Education Concern
Education Concern®
67-C, Faisal Town, Lahore 042-35177124 / 0302-8411770
www.educationconcern.com, info@educationconcern.com

ماڈرن پینٹ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
خرم شہزاد: 03218507783 طاہر محمود: 03339797372
دکان: 047:6214437
لنک ساہیوال روڈ نزد گیٹ نمبر 2 بیت اقصیٰ دارالبرکات ربوہ

نئے لہنگے کرایہ پر حاصل کریں۔
تمام گرم ورائٹی پر زبردست سیل جاری ہے
ورلڈ فیبرکس 047 6213155
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

طارق آٹوز اینڈ جنریٹر سپیئر پارٹس
ہمارے ہاں تمام جنریٹروں کے سپیئر پارٹس مناسب قیمت پر دستیاب ہیں۔ نیز جنریٹروں کی مرمت کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹول کی ورائٹی بھی مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔
دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ: 0331-7721945

سٹی پبلک سکول (دارالصدر جنوبی ربوہ)
داخلے جاری ہیں
سٹی پبلک سکول کے نیو سیشن 2016-17 کے حوالے سے کلاس 6th تا کلاس 9th داخلے جاری ہیں جس کے لئے داخلہ فارم دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔
☆ بہترین عمارت، ماحول، مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت
میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ
☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی۔
بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کے لئے دفتر سے فوری رابطہ کریں
☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
رابطہ کے لئے: 047-6214399,6211499

SCHOOL OF CHAMPS
بالمقابل ابراہیم چکی دارالرحمت شرقی الف نزد بیت البشیر
0333-6705013,0331-7724545,047-6211551
داخلے جاری ہیں
Play Group To 5

فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ کے لئے تشریف لائیں۔
نیز گھروں کی تعمیر اور انٹیریئر ڈیکوریشن کی جاتی ہے
145۔ فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
Cell:0332-4828432,0323-3354444
طالب دعا: قیصر خلیل خاں

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکج
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے۔ پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے۔
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری 0345/0321 4866677
PMA ٹریڈ سنٹر شاپ نمبر 25-24 فیروز پور روڈ بالمقابل کیمپ جیل لاہور
0333-6708024,04237428400